سوال

(163) بدشگونی کے بارے میں حدیث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کہ «لَا طِيَرَةَ وَلَا ہَامَۃَ» ''بدشگونی اور الو کی نحوست نہیں ہے'' اور اس ارشاد میں کس طرح تطبیق ہوگی کہ «اِن کَانَتِ الطِّیَرَۃُ فَفِی الْبَیْتِ وَالْمَرْأَۃِ وَالْفَرَسِ» ''اگر بدشگونی ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے'' راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بدشگونی کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم شرک ہے اور وہ ہے مرئیات یا مسموعات سے بدشگونی لینا تو یہ جائز نہیں ہے اور دوسری قسم اس سے مستثنیٰ ہے اور یہ ممنوع بدشگونی میں داخل نہیں ہے، اسی وجہ سے صحیح حدیث میں ہے :

(وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالدَّابَّةِ") (صحيح البخاري الطب باب الطيره حديث : و صحيح مسلم السلام باب الطيرة والفال الخ حديث: 2225)

''بدشگونی کی کوئی اصل نہیں اور اگر نحوست ہوتی تو یہ صرف تین چیزوں میں ہوتی ہے۔ عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔''

یہ تین چیزیں مستثنیٰ ہیں اور یہ ممنوع بدشگونی میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بعض عورتوں یا بعض جانوروں میں بدشگونی اور شر، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے تو یہ ایک قدری شر ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص اس گھر کو چھوڑ دے، جو مناسب نہ ہو یا اس عورت کو طلاق دے دے، جو مناسب نہ ہو یا اس جانور کو چھوڑ دے، جو مناسب نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ بدشگونی نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص138

محدث فتویٰ